بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۳۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۱ تبوک ۱۳۴۵ھش ۔ ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۱۹

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۰ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

— ربوہ ۲۰ ستمبر۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل بازو میں شدید درد کے باعث بیمار رہیں۔ رات کو نیند بھی بہت کم آتی ہے۔ نیز آپ کو نزول الماء اور خارش کی بھی شکایت ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خداوند کریم محض اپنے فضل سے حضرت قاضی صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

• جماعت احمدیہ ملتان اپنا تربیتی جلسہ مورخہ ۲۳، ۲۴ ستمبر ۱۹۶۶ء کو منعقد کر رہی ہے۔ مرکز سے بھی علماء تشریف لے جائیں گے احباب بکثرت اس جلسہ میں شامل ہوں

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

امتحانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات مبتدی مقتصد اور وظائف اطفال کے پرچہ جات مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ قائدین کرام ستمبر کے آخری عشرہ میں مناسب تاریخوں میں امتحان لینے کا انتظام فرمائیں۔ بہتر ہوگا کہ ۲۳ ستمبر کو مبتدی کا امتحان ہو اور ۲۵ ستمبر کو مقتصد کا تا اگر کوئی خادم امسال ہی دونوں امتحان دینا چاہئے وہ دونوں میں شریک ہو سکے۔ مقتصد کے امتحان میں شریک ہونے سے قبل مبتدی کا امتحان دینا ضروری ہے اگر کسی مجلس کو پرچے نہ ملے ہوں تو فوری طور پر مرکز سے منگوا لیں۔ پھر حل شدہ پرچے اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں مرکز کو بھجوا دیں۔ تا اجتماع سے قبل نتیجہ مرتب کیا جا سکے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تہذیب کے اصول اخلاص، صدق، اور توحید ہیں

یہ اصول سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں مل سکتے

صنعت و حرفت میں دسترس حاصل کرنے، سیر و سیاحت میں قوم کے افراد کے مشغول رہنے، لنڈن ہو آنے وغیرہ کو آج کل تہذیب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور جب کسی قوم میں یہ باتیں ہوں تو اسے ایک مہذب قوم کہتے ہیں۔ یہ ذکر ایک صاحب نے حضرت اقدس کی مجلس میں کیا، اس پر آپ نے فرمایا:۔

"جس قوم میں راستی سے پیار نہیں، اعمال میں نیت نہیں، اور ریاکاری اور خود پسندی ان کا شیوہ ہے اسے مہذب نہیں کہہ سکتے۔ تہذیب کے اصول اخلاص، صدق اور توحید ہیں۔ وہ سوائے اسلام کے اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے۔ عیسائیوں کو اخلاص پر بڑا ناز ہے مگر ان کی جو بات دیکھو اسی میں گناہ ہے۔ کوئی عمل ہو اس میں ریاکاری ضرور ہے۔ حالانکہ خُلق وہ ہے جو للہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اس پر ایمان اور نوع انسان کی خدمت۔ یہ باتیں خُلق کی ہیں۔ لیکن یہاں خدا کی جگہ تو ایک یسوع نامی کو دے دی گئی ہے اور مخلوق کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ظاہر ہے بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کو شناخت ہی نہیں کیا تو اس پر نظر رکھ کر کسی کی خدمت کیا کر سکتے ہیں؟ خُلق کا برتاؤ بہت مشکل ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قوے کو برمحل برتا جاوے اور خدا سے ڈر کر وہ اپنی حد پر رہیں۔ لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ ثواب اس کو ملا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اس کو راضی کرنے کی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے اور جب تک یہ نیت نہیں ہوتی۔ تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا، اگرچہ وہ کام بذات خود نیک ہی ہو۔ ہندو لوگ بتوں کی خاطر کیا کیا کرتے ہیں۔ کتنی محنتیں اٹھاتے ہیں۔ مگر سب کی سب رائیگاں جاتی ہیں۔"

(البدر ۱۷ جولائی ۱۹۰۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی احباب سے کامل امید

سال رواں میں فاؤنڈیشن کے وعدہ کا ⅓ حصہ ضرور ادا کر دیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"میں کامل امید رکھتا ہوں اور اپنے رب سے دعا بھی کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اس فنڈ (فضل عمر فاؤنڈیشن) فنڈ میں سال رواں کے اندر ایک تہائی سے کہیں زیادہ رقم ادا کر دیں۔ کیونکہ اس سے جو کام کئے جانے والے ہیں ان کے متعلق یہ بھی فیصلہ ہے کہ اصل رقم کو محفوظ رکھا جائے اور پھر اس کی آمد سے وہ کام کئے جائیں جو حضرت المصلح الموعودؓ کو محبوب اور پیارے تھے۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قرآن کریم نے تمام برکاتِ روحانی کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے۔

اگر ہم اس کی کامل اتباع کریں اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے ہم پر کھل سکتے ہیں

سورۃ انعام کی ایک آیت کی نہایت پُر معارف تفسیر

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء

مرتبہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الانعام کی یہ آیت پڑھی

وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ٥

(الانعام آیت ۹۳)

اور پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے

سورۃ انعام کی اس آیت میں

یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ یہ عظیم الشان کتاب جسے ہم نے تجھ پر اتارا ہے۔ برکات کی جامع ہے اور جو کلام اس سے پہلے تھا اس کو پورا کرنے والی ہے اور ہم نے اسے اس لئے اتارا ہے تاکہ تو اس کے ذریعہ سے اقوام عالم کو ہدایت دے۔ اور تا تو ڈرائے مکہ اور عرب کے بسنے والوں کو اور ان آبادیوں کو جو عرب کے چاروں طرف اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جو لوگ پہلے آسمانی صحیفوں اور بشارتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ان بنیادوں پر قائم ہیں جن پر انہیں ان کے رسولوں نے قائم کیا تھا۔ وہ اپنے تقوےٰ اور ایمانی پختگی کے نتیجہ میں قرآن پر بھی ضرور ایمان لے آئیں گے۔ لیکن اگر وہ ان بشارتوں کو بھول چکے ہوں۔ اور ان کا ایمان ان بشارتوں کے متعلق پختہ نہ ہو۔ اسی طرح وہ شریعت کو قائم کرنے والے نہ ہوں تو ان کو ایمان کی طرف لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پھر انذاری طریق استعمال فرمائے گا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے

قرآن کریم کو مبارک کہا ہے

بعض جگہ قرآن کریم کے متعلق یہ بیان ہوا ہے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جو تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن یہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔ کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو تمام برکات کی جامع ہے۔ یعنی الٰہی ہدایتوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جو برکات انسان کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس آیت میں ان کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان فرمایا۔ کہ پہلی امتوں کو کامل ہدایت نہ ملی تھی ناقص ہدایت ملی تھی (بوجہ اس کے کہ وہ اپنی روحانی نشوونما میں ابھی ناقص تھے) اگر وہ نیک نیتی کے ساتھ پوری جدوجہد، محنت اور کوشش کے ساتھ اس ہدایت پر عمل کرتے جو ان کو دی گئی تھی۔ تو اس کے نتیجہ میں جو برکت انہیں حاصل ہوتی۔ وہ اس برکت کے نتیجہ میں بہت کم ہوتی۔ جو قرآن کریم کی ہدایت پر عمل کر کے انسان حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم تمام برکات کا مجموعہ ہے۔

اس آیت پر میں نے جب غور کیا

تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر یہ قرآن کتاب مبارک ہے اور یقیناً قرآن کتاب مبارک ہے اور اس نے تمام برکاتِ روحانی کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے۔ تو پھر عقلاً تین نتیجے نکلتے ہیں:۔

— اول یہ کہ اس کتاب کی کامل اتباع کی جائے۔

— دوسرے یہ کہ اس کتاب نے تقوےٰ کی جو باریک راہیں ہمیں بتائی ہیں ان پر گامزن رہا جائے۔ اور

— تیسرے یہ کہ اگر اور جب ہم یہ کرلیں تب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے ہم پر کھل سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم ایسا نہ کریں تو باوجود اس کے کہ یہ کتاب تمام برکات روحانی کی جامع ہے ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

میں جب سورۃ الانعام کی تلاوت کر رہا تھا۔ تو مجھے خیال آیا کہ میں اس آیت کے متعلق خطبہ دوں گا۔ میں نے سوچا تو یہ تینوں باتیں میرے ذہن میں آئیں۔ جب میں سورۃ کے آخر میں پہنچا۔

مجھے یہ دیکھ کر لطف آیا۔

کہ وہ تین باتیں جو اس وقت میرے ذہن میں آئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کے آخر میں وہی تین نتیجے (مبارک سے) وضاحت کے ساتھ نکالے ہیں۔ اس پر میرا خیال اس طرف گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفسیر کے متعلق جو یہ ایک نکتہ بیان کیا ہے کہ قرآن کریم خود اپنا مفسر ہے۔ یعنی قرآن کریم کی بعض آیات

دوسری آیات کی تفسیر

کرتی ہیں۔ اور وہی تفسیر بہتر اور اچھی اور مفید اور سب سے زیادہ صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے۔ جو قرآن کریم نے خود بیان فرمائی ہو۔ اگرچہ ہر ایک کا دماغ اتنی پہنچ نہیں رکھتا کہ معلوم کر سکے۔ کہ قرآن کریم کی ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر کے خلاف نہیں یا لغت عرب ہی خود اس تفسیر کے خلاف نہیں۔ لیکن بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ بہترین تفسیر وہ ہے جو قرآن کریم خود بیان کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ بھی کہا یا لکھا وہ

قرآن کریم کی ہی تفسیر ہے

یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم میں سے بعض بعض چیزوں یا بعض مضامین کے متعلق کچھ پریشان ہوں۔ کہ ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ یہ قرآن کریم کی کس آیت کی تفسیر ہے۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔ وہ (لاکھوں احادیث جو امت مسلمہ نے بڑی محنت اور جدوجہد سے محفوظ کیں) سب قرآن مجید ہی کی تفسیر ہیں۔ لیکن کم لوگ ہیں جو یہ بتا سکیں کہ کونسا ارشاد کس آیت کی تفسیر ہے۔ جو

بڑے بڑے عالم

ہیں وہ تو جانتے ہیں مگر ہر کس و ناکس کے بس کی یہ بات نہیں۔

چونکہ یہ اس نکتہ کی بڑی واضح مثال تھی اس لئے میں نے اس کا یہاں ذکر کر دیا ہے۔ تو اس خیال سے کہ میں اس آیت پر خطبہ دوں گا۔ میں نے اس پر غور شروع کیا اور مذکورہ بالا

تین باتیں میرے ذہن میں آئیں

اور وہی تین باتیں مُبَارَكٌ کی تفسیر کرتے ہوئے سورہ انعام میں ہی آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت ۱۵۶ میں فرماتا ہے وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبَارَكٌ یہ کتاب جو میں تم پر نازل کر رہا ہوں۔ یہ تمام برکات کی جامع ہے۔ فاتبعوہ اس لئے تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس کی کامل اتباع کرو۔ واتقوہ اور تقوے کی جو باریک راہیں یہ تمہیں بتاتی ہیں۔ تم ان پر گامزن رہو۔ لعلکم ترحمون تاکہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھولے جائیں پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا کہ قرآن کریم جامع ہے۔ تمام برکات روحانی کا (لیکن کتب سابقہ کے متعلق مبارکٌ کا لفظ استعمال نہ ہو سکتا تھا) اور اس طرح ہمیں یہ بتایا کہ پہلی امتیں اپنی پوری جدوجہد، اپنے پورے مجاہدہ، اپنی پوری محنت اور اپنی پوری کوشش اور ایثار اور اپنے پورے جذبۂ قربانی کے باوجود اس روحانی مقامِ رفعت تک نہ پہنچ سکتی تھیں جس مقام رفعت تک تم پہنچ سکتے ہو۔ کیونکہ

تمہیں ایک کامل کتاب دی گئی ہے

جس کی اتباع کے نتیجہ میں تم کامل برکات کو حاصل کر سکتے ہو۔ کامل برکات کے حصول کا امکان تمہارے لئے پیدا ہو گیا ہے۔ اتنی ارفع اور اتنی اعلیٰ کتاب کے ملنے کے بعد بھی اگر تم کوتاہی کرو اور اس طرف متوجہ نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر اس کی اس نعمت سے فائدہ نہ اٹھاؤ تو تمہارے جیسا بدبخت دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔

پس فرمایا کہ یہ کتاب تمام برکات کی جامع ہے اور تمام برکات کا حصول تمہارے لئے ممکن بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے اٹھو!! اور کوشش کرو اور محنت کرو اور قربانیاں دو اور ایثار دکھاؤ تاکہ تم ان تمام برکات اور فیوض کو حاصل کر سکو۔

دوسرا امر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق یہاں یہ بیان فرمایا مصدق الذی بین یدیہ۔ دراصل یہ مبارکٌ کی وجہ بتائی ہے کہ یہ کتاب تمام برکات کی جامع کیوں ہے؟ اس لئے کہ پہلی کتب میں جو بھی صداقتیں پائی جاتی تھیں ان سب کو اس نے اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے بلکہ ان سے کچھ زائد بھی ہے۔ اس لئے یہ مبارکٌ ہے۔ ہر وہ برکت جو پہلی کسی کتاب کی ہدایت سے حاصل کی جا سکتی تھی وہ اس کتاب سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے کیونکہ وہ ہدایت اور بنیادی صداقت جو اس کے اندر تھی اس میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن جو زائد چیزیں اس میں ہیں وہ پہلی کتب میں نہیں تھیں اس لئے ان زائد احکام پر عمل کر کے جو برکتیں تم حاصل کر سکتے ہو۔ وہ لوگ جن پر پہلی کتب نازل کی گئی تھیں انہیں حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ مصدق الذی بین یدیہ "یہ قرآن پہلی کتب کی تصدیق کرتا ہے"۔ میں جو تصدیق کا ذکر ہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ

تصدیق کا ایک طریق

قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ کہ جب بھی ہم کسی پیغام کو منسوخ کریں یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسا پیغام ہم دنیا میں لے آتے ہیں۔" اس آیت میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں:۔

ایک یہ کہ پہلی کتب کی بعض باتوں کو بعض ہدایتوں کو قرآن کریم نے منسوخ کر دیا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرماتا ہے کہ میں نے پہلے جو کتاب بھیجی تھی اس کی یہ یہ ہدایتیں منسوخ کی جاتی ہیں۔ تو اس اعلان میں اس کتاب کی تصدیق بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ یعنے منسوخ کا اعلان تو تصدیق کر رہا ہوتا ہے۔ اس بات کی کہ وہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی نازل کی گئی تھی جسے اب اللہ تعالیٰ منسوخ کر رہا ہے۔

دوسرے

اس میں یہ بتایا

کہ جو جو بنیادی صداقتیں پہلی کتب میں تھیں وہ تمام کی تمام ہم نے قرآن کریم میں جمع کر دی ہیں۔ مثلھا میں اسی طرف اشارہ ہے۔ مثل اس لئے کہا پہلے مجمل طریق پر یہ صداقتیں بیان ہوئی تھیں اور حکمت بتائے بغیر لیکن اب وہ کامل اور مکمل شکل میں قرآن کریم میں رکھ دی گئی ہیں بالکل وہی نہیں کیونکہ بالکل وہی ہوں تو اس سے قرآن کریم میں نقص لازم آتا ہے لیکن ہیں ویسی ہی مگر زیادہ اچھی شکل میں اور زیادہ تفصیل کے ساتھ۔

بخیر منھا وہ باتیں جن کی پہلی امتیں حامل نہ ہو سکتی تھیں بیان کر دیں اس لئے اس میں وہ ابدی صداقتیں بھی ہیں جو پہلی ہدایتوں کی جگہ آئیں اور ان سے زیادہ خوبصورت شکل میں۔

اس میں ضمناً یہ بھی بتا دیا کہ چونکہ

پہلی کتب محرف و مبدل ہو گئیں

اس لئے مجموعی طور پر ان شریعتوں کو منسوخ کرنا پڑا مجموعی طور پر اس لئے کہ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اب بھی بعض باتیں اسی شکل میں موجود ہیں جس شکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔ لیکن مجموعی طور پر وہ شریعت انسانی دخل کی وجہ سے اس قدر محرف ہو چکی ہے کہ اس میں وہ برکت، وہ حسن اور اللہ تعالیٰ کا وہ جلوہ نظر نہیں آ رہا ہے جو برکت، جو حسن اور جو جلوۂ الٰہی اس میں نزول کے وقت تھا اس لئے قرآن کریم نے اسے منسوخ کر دیا لیکن اس کی بنیادی صداقتوں کو لے لیا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے

ہمیں ایک اور بات بھی بتائی ہے

وہ یہ کہ ہم انسان کے ذہن سے شریعت کو مٹا کر (کہ وہ اسے بالکل بھول جائے) بھی منسوخ کیا کرتے ہیں۔

اگر قرآن کریم ان نامعلوم شریعتوں کا (جو نامعلوم تعداد میں دنیا کی طرف بھیجی گئیں اور جن کا اب نام و نشان نہیں) نام لیتا تو ہمارے دماغوں میں بڑی الجھن پیدا ہو جاتی۔ مثلاً اگر کہا جاتا کہ افریقہ میں فلاں نبی پر فلاں شریعت نازل ہوئی۔ حالانکہ نہ دنیا کی تاریخ نے اس نبی کے نام کو محفوظ رکھا ہوتا، نہ اس کی شریعت کے نام کو محفوظ رکھا ہوتا۔ اور نہ اس کی کتاب کے کسی حصے کو محفوظ رکھا ہوتا تو کیسی مشکل پیش آتی؟ تاریخِ انسانی ان چیزوں کو بھلا چکی ہے۔ فرمایا کہ بعض شریعتوں کو اور بعض کتب سماوی کو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذری تھیں ہم نے ذہنِ انسانی سے بھلا کر انہیں منسوخ کر دیا ہے۔

خدا تعالیٰ تو علیم ہے

وہ تو نام بھی لے سکتا تھا۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا تو ہمارے لئے پریشانی کا باعث بنتا۔ اس واسطے اس کی رحمت نے تقاضا کیا کہ ان کو بھولا رہنے دے اور اس طرح ان کو منسوخ کر دے۔ سو یہ بھی منسوخ کرنے کا ہی ایک طریق ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ شریعت یا اس کا کوئی حصہ منسوخ کیا جائے (کسی اعلان کے نتیجہ میں) یا شریعت کا کوئی حصہ زیادہ اچھی شکل میں قرآن کریم میں نازل کر دیا جائے یا یہ اعلان کر دیا جائے کہ ہم نے نام لئے بغیر بعض شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ ہر سہ صورتوں میں قرآن کریم مصدّق بنتا ہے ان سب پہلی شریعتوں کا کیونکہ اعلانِ تنسیخ اور اعلانِ نسیان خود تصدیق ہے کہ وہ شریعتیں یا ان شریعتوں کے وہ حصے جو بنیادی صداقتیں تھیں جن میں انسان کی طرف سے کوئی ملاوٹ نہیں کی گئی وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔

یہ ایک معنے مصدق الذی بین یدیہ کے ہیں!

دوسرے معنی اس کے یہ ہیں

کہ قرآن کریم ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ اس کے متعلق دنیا کی ہر شریعت نے پیشگوئی کی تھی اور بشارت دی تھی۔ اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق قرآن کریم اپنے وقت پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

تو فرمایا کہ یہ ایک عظیم کتاب ہے۔ اتنی عظیم الشان کہ کوئی ایسی شریعت دنیا کے کسی خطہ میں نازل نہیں کی گئی جس کے نبی نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور آپ پر نازل ہونے والے قرآن (کتابِ عظیم) کی بشارت نہ دی ہو۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس طرف متوجہ نہ کیا ہو کہ جس وقت بھی اور جہاں بھی خدا کا وہ برگزیدہ رحمۃ للعٰلمین کی شکل میں تمہارے سامنے آئے تو اسے قبول کر لینا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کتاب اسے دی جائے گی وہ میری ہر کتاب (شریعت) سے بہتر اور افضل اور اعلیٰ ہوگی۔ کیونکہ میری ہر پہلی کتاب میں چند برکات ہیں۔ اور جو کتاب اسے دی جائے گی وہ مبارکٌ جامع ہوگی تمام

برکات کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جیسا کہ خود قرآن مجید نے کہا ہے دُعا فرمائی اور بشارت بھی دی کہ ایسا نبی جو الکتاب اور الحکمۃ سکھانے والا ہو وہ مبعوث ہو اور مبعوث ہو گا۔

اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے متواتر نبی کے بعد نبی پیدا ہوُا اور ان سب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے اس گناہ سوز شریعت کی ان الفاظ میں بشارت دی کہ اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ اور اس بشارت کو موسیٰ علیہ السلام نے بار بار دہرایا تاکہ ان کی امّت گمراہ نہ ہو جائے۔

پھر یسعیاہ نبی نے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے، حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لوگوں کو بشارت سُنائی اور ہشیار بھی کیا۔ تاکہ جب وہ نبیٔ اکرم (صلے اللہ علیہ وسلم) پیدا ہو تو لوگ ایمان سے محروم نہ ہو جائیں۔

پھر بنی اسرائیل کی شریعت کے علاوہ

جو شریعتیں محفوظ ہیں

یا ان کا کچھ حصہ محفوظ ہے جب ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارات موجود ہیں۔ حضرت زرتشت نے بھی آپؐ کی بشارت دی۔ ہندوؤں کی کتب میں بھی یہ بشارت پائی جاتی ہے۔ اور بعض جگہ تو نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ایک فرزند جلیل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی بشارت دی ہے۔

تو قرآنِ کریم کا چودہ سو سال پہلے یہ دعوٰے کہ وہ مصدّق الّذی بین یدیہ ہے یعنے پہلی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ خود ایک عظیم صداقت اور اس کی حقانیت پر ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ نزولِ قرآن کے وقت بہت سی کتب سماوی ایسی تھیں جن کے متعلق کسی کو کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ لیکن اب وہ باتیں ظاہر ہو رہی ہیں اور چونکہ اب اشاعت کتب کی بہت سی سہولتیں ہو گئی ہیں اس لئے بہت سی چھپی ہوئی اور نامعلوم باتیں ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔ اور ہر نئی بات جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ قرآنِ کریم کی ہی تصدیق کر رہی ہوتی ہے کہ قرآن کریم کا بھیجنے والا یقیناً

اصدق الصادقین ہے

جو بات وہ کہتا ہے سچّی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کسی کو کبھی بھی شبہ کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ علم تو بڑھ رہا ہے۔ اگر کبھی آئندہ کوئی شریعت (جو اس وقت انسان کے سامنے نہیں) انسان کے سامنے آ جائے تو یقیناً اس میں بھی ہم پائیں گے کہ ایک عظیم الشان نبی آنے والا ہے۔

پس فرمایا کہ

یہ کتاب جامع ہے تمام برکات کی

اس لئے کہ یہ مصدّق الّذی بین یدیہ ہے۔ پہلی تمام صداقتوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور پہلی پیشگوئیوں کے مطابق اس کا نزول ہوُا ہے۔ ہر نبی کو یہ فکر تھی کہ جو عظیم الشان نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) آنے والا ہے کہیں اس کی امّت غلطی سے اس کا انکار کر کے خدا تعالےٰ کے غضب اور قہر کا مورد نہ بن جائے اور ان سب انبیاء کو اس چیز سے دلچسپی تھی۔ کیونکہ یہ کتاب (قرآن) ہر قوم کیلئے تھی اس لئے وہ ان سب قوموں کا مشترکہ روحانی مائدہ تھا۔ اور ان سب نبیوں کی قوم نے اس سے فیوض حاصل کرنے تھے اس لئے ان سب کو فکر تھی کہ کہیں ان کی قوم اس ابدی آتشی شریعت سے محروم نہ ہو جائے۔ اور موردِ غضبِ الٰہی نہ بن جائے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں لتنذر امّ القریٰ ومن حولھا یعنے تیرے اوپر یہ فضل اس لئے کیا گیا ہے اور یہ کتاب مبارک اس لئے اتاری گئی ہے کہ تا تو نہ صرف مکّہ اور اہلِ عرب بلکہ ومن حولھا تمام ان آبادیوں میں رہنے والی اقوام کو ڈرائے جو عرب کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔

بشارت اور انذار

دونوں ہی پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ ان دونو چیزوں کو کھول کر بیان کر دیتا ہے۔ اور کبھی ایک کو بیان کر دیتا ہے اور دوسری انڈرسٹوڈ (Under Stood) ہوتی ہے۔ یعنے سمجھا جاتا ہے کہ یہ بھی یہاں مذکور ہے۔

اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا آیت میں نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ یہ کتاب جو مبارک بھی ہے۔ اور مصدّق بھی ہے اس لئے تجھ پر نازل کی گئی ہے کہ تو تمام اقوامِ عالم کو خدائے واحد یگانہ اور قادر و توانا کی طرف پکارے اور ان کو دعوت دے کہ اس پاک صحیفہ کو تسلیم کرو جس کے متعلق پیشگوئیاں تمہاری کتاب میں بھی کی گئی تھیں۔ اور اس پر ایمان لاؤ تاکہ تم تمام اُن برکات سے حصہ لو جو اس کی اتباع کے نتیجہ میں تمہیں مل سکتی ہیں لیکن اپنی کتب کی پوری اتباع کے باوجود تمہیں نہیں مل سکتیں۔

امّ القریٰ سے میں نے عرب مُراد لی ہے اس لئے کہ

ہمارے عام محاورہ میں

بھی جب کبھی ملک کے دارالخلافہ کا نام لیتے ہیں۔ تو اس سے مُراد وہاں کی قوم، وہاں کی حکومت اور وہاں کے رہنے والے شہری ہوتے ہیں۔ لغوی معنے بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ مفرداتِ راغب میں لکھا ہے کہ مکّہ کو امّ القریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جو زمین کو بچھایا تو اس کا مرکزی نقطہ مکّہ تھا اور زمین کا وجود اس نقطۂ مرکزی کے گرد ظہور پذیر ہوُا۔ ہمیں لفظی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں مجازی طور پر ہم اس کے بڑے اچھے اور صحیح معنے بھی کر سکتے ہیں۔ اور وہی ہمیں کرنے چاہئیں۔ بہر حال یہ تخیّل پہلے سے موجود تھا کہ

مکّہ دنیا کیلئے ایک مرکزی نقطہ ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ امّ القریٰ کے لفظ سے اللہ تعالےٰ ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ ہم نے مکّہ کو دنیا کے لئے مرکزی نقطہ بنا دیا ہے اس لئے کہ اُمّ کے معنی ہیں وہ چیز جو دوسری چیز کے لئے بطور اصل کے ہو۔ اس کے وجود، اس کی ابتداء، اس کی تربیت اور اس کی اصلاح کے لئے۔

تو فرمایا کہ امّ القریٰ یعنے مکّہ کو دنیا کی اصلاح اور تربیت کے لئے ہم مرکزی نقطہ بنا رہے ہیں۔ اس لئے اے رسولؐ! اُٹھ اور ان لوگوں کو تیار کر تاکہ وہ دنیا میں پھیلیں اور خدائے واحد کی تبلیغ کریں اور اس کے نام کا جھنڈا بلند کریں اور قرآن کریم کے نُور سے دُنیا کو منور کرنے کی کوشش کریں۔

لتنذر امّ القریٰ پہلے عرب کو تیار کرو اور وہاں استاد پیدا کرو۔ ومن حولھا پھر یہ باہر نکلیں گے اور ساری دنیا کے معلّم اور راہبر بنیں گے۔

تاریخ کے ورق اُلٹتے چلے جائیں امّتِ مسلمہ کی تاریخ لتنذر امّ القریٰ ومن حولھا ہی کی کھلی تفسیر ہے۔

اس کے بعد

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

والّذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون بہٖ وھم علیٰ صلاتھم یحافظون۔ کہ اگرچہ تمام انبیاءِ سابقین اور کتبِ سابقہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نزول کی پیشگوئی کی ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ تمام اقوامِ عالم آسانی کے ساتھ قرآن کریم پر ایمان بھی لے آئیں گی کیونکہ ان اقوام میں سے وہی لوگ ایمان لائیں گے۔ یؤمنون بالاٰخرۃ جو ان موعودہ پیشگوئیوں پر پختہ ایمان رکھتے ہیں، اور پختہ ایمان اس شخص کا ہوتا ہے جو

(اوّل) ان پیشگوئیوں کو بھول نہیں جاتا۔ دیکھو ہماری امّتِ مسلمہ کو بھی بہت سی پیشگوئیاں سنائی گئیں لیکن

ہم میں سے کتنے ہیں

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُن پیشگوئیوں کو یاد رکھتے ہیں؟ اور کتنے ہیں جن کے ذہنوں میں وہ پیشگوئیاں مستحضر رہتی ہیں؟ بہت ہی کم ہیں!!! فرمایا وہ لوگ یؤمنون بالاٰخرۃ ان پیشگوئیوں پر پختہ ایمان رکھتے ہیں یعنی انہیں بھولے ہوئے نہیں۔

(دوم) وہ ان پیشگوئیوں کو سچی پیشگوئیاں سمجھتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں ان کو جھوٹا نہیں قرار دیتے جیسے کہ آج کل بعض لوگ جب تنگ آ جاتے ہیں اور ان سے کوئی جواب نہیں بن آتا تو کہہ دیتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جتنی پیشگوئیاں حدیث وغیرہ میں ہیں وہ سب جھوٹی ہیں۔ ایسی کوئی پیشگوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی۔ جس شخص کا ایسا خیال ہو وہ پیشگوئی سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتا۔

(سوم) وہ ان کی غلط تاویلیں نہیں کرتے۔ یہ بھی

پختہ ایمان کا طبعی اور لازمی نتیجہ ہے

بعض لوگ غلط تاویلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ ان پیشگوئیوں کو جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے متعلق پچھلی تمام کتب سماویہ نے دی تھیں۔ جھٹلاتے ہوئے نہیں۔ بلکہ ان کو اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھتے ہیں۔ ان کی غلط تاویلیں نہیں کرتے ان کو پختہ یقین ہے کہ یہ خدا کی بات ہے اور ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی وھم علی صلوٰتھم یحافظون وہ اپنی شریعت کے مطابق جو ہم نے ان پر نازل کی دعا اور عبادت میں لگے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کسی نیکی اور ثواب کا حصول خدا تعالےٰ کے فضل کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لئے

ہر وقت دعائیں لگے ہوئے ہیں

عبادت کر رہے ہیں۔ اور اپنی شریعت کو حتی المقدور قائم کئے ہوئے ہیں۔ یہی لوگ ہیں یومنون بہ جو قرآن کریم پر ایمان لانے کی توفیق پائیں گے۔

جو شخص قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتا خدا تعالیٰ اسے مورد الزام ٹھہراتا ہے۔ کہ تم وہ لوگ ہو جو خود اپنی شریعت کے مطابق نہ دعا کرتے ہو۔ اور نہ ہی عبادت کرتے ہو۔ اور نہ ہی شریعت کے دوسرے احکام بجالاتے ہو اور نہ ہی اپنی شریعت کی حفاظت کرتے ہو۔ بلکہ جو پیشگوئیاں اور بشارتیں تمہیں ملی تھیں تم ان کا انکار کر رہے ہو۔ یا ان کی غلط تاویلیں کر رہے ہو۔ تو تم

خدا تعالےٰ کے فضل کو کیسے کھینچ سکتے ہو

تم نے اس شریعت کی قدر نہیں کی جو تم پر نازل کی گئی تو تم اس شریعت پر کیسے ایمان لا سکتے ہو۔ جو تمہاری قوم سے باہر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی یا تمہاری قوم میں سے ایک ایسے شخص پر نازل کی گئی جو تمہارے خیال میں خدا کے نزدیک اس قدر کے قابل نہ تھا۔ جو قدر اسکی کی گئی۔ اور تمہارے خیال میں یہ کتاب اس شخص پر نازل ہونی چاہیئے تھی جس کے متعلق تم فیصلہ دیتے کہ وہ قوم میں بڑا دیانتدار اور ہر لحاظ سے اس قابل تھا کہ خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا۔

تو تمام اقوام عالم پر الزام معترض ہوتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا قرآن کریم سے انکار کرنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ قرآن کریم میں کوئی نقص ہے یا قرآن کریم ان خوبیوں کا مجموعہ نہیں جن خوبیوں کا مجموعہ خدا تعالیٰ اسے قرار دیتا ہے یا وہ معہ کی نہیں اور تمہاری کتب کی پیشگوئیوں کے مطابق نہیں آیا۔ نہیں! بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ جو شریعت تم پر نازل کی گئی تھی۔ تم خود اس کے پابند نہیں تھے۔ اور نہ اس پر عمل کرتے تھے۔

نہ دعا کرو۔ نہ عبادتیں بجالاؤ، نہ شریعت کے دوسرے احکام پر عمل کرو۔ نہ ان پیشگوئیوں کو سچا سمجھو جو اللہ تعالےٰ نے خود تمہاری مسلمہ کتابوں میں نازل فرمائی ہیں۔ تو تم کیسے برکات قرآنی سے فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔

پس فرمایا کہ اگرچہ یہ قرآن

مبارک اور مصدق ہے

لیکن اس پر ایمان وہی لائے گا جو اپنی کتاب کی پیشگوئیوں پر پختہ ایمان رکھتا ہو اور اپنی شریعت کو قائم کرنے والا ہو دعا کرنے والا اور عبادت گزار ہو۔ اور جو ان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا ہو۔ جو اسکے لئے کھولی گئی تھیں۔ مگر اگر وہ اپنے زمانہ کی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکا۔ تو وہ ذمہ داریاں جو سارے زمانوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ کیسے نبھا سکے گا "سارے زمانہ کی ذمہ داریاں" اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے ہیں۔ پس وہ شخص جو اپنی قوم کی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکا تو وہ ذمہ داریاں جو ساری اقوام کی ہیں وہ کیسے نبھا سکے گا۔ اسلئے وہ قرآن کریم کی برکات سے محروم رہ جائیگا۔

اس میں امت مسلمہ کو

اس طرف متوجہ کیا گیا ہے

کہ وہ پیشگوئیاں جو قرآن کریم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال میں پائی جاتی ہیں۔ بشارتوں کے رنگ میں ہوں یا انذار کے رنگ میں۔ ان سب کو ماننا ضروری ہے۔ فرمایا کہ اگر تم لوگ ان پر پختہ یقین نہیں رکھو گے۔ انہیں بھول جاؤ گے۔ ان کی تاویلیں کرنے لگ جاؤ گے۔ کہو گے کہ یہ تو احادیث میں غیر ثقہ لوگوں نے ملا دی ہیں۔ اور جب وہ واقع ہو جائیں گی۔ تب بھی تمہیں سمجھ نہ آئے گی کہ غیر ثقہ لوگوں نے زمین و آسمان کی تامیں کیسے ملا دیں اور ان کا وقوعہ کیسے ہو گیا تو یقیناً تم بھی قرآنی برکات سے محروم رہو گے

پھر اگر تم

قرآن کریم کی بیان کردہ عبادات

بجا نہ لاؤ گے۔ قرآن کریم کے طریق کے مطابق دعاؤں میں مشغول نہیں رہو گے قرآن کریم کی شریعت کو اپنا لائحہ عمل اور دستور قرار نہیں دو گے تو تم کبھی ان برکات سے فائدہ حاصل نہیں کر سکو گے۔ جن برکات کا تعلق ان لوگوں سے ہے۔ جو پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ دعا کرنے والے ہیں عبادت میں مشغول رہنے والے ہیں۔ اور جو شریعت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہیں۔ پس اگر تم کتاب مبارک اور احکام شریعت کو ٹھکرا دو گے اور پیٹھوں کے پیچھے پھینک دو گے تو باوجود اسکے کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہو گے۔ خدا کے غضب اور قہر کے مورد بن جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسبات کی توفیق بخشے

کہ ہم قرآن کریم کی (جو تمام برکات کا جامع ہے) ساری کی ساری برکات سے فیض پانے والے ہوں۔ اور یہ محض اس کے فضل سے ہی ہو گا نہ کہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں۔ اور اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ جہاں ہم نے محض اس کی توفیق سے مسیح موعود علیہ السلام کو پہچانا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی دیگر پیشگوئیوں کو بھی ہم اور ہماری نسلیں پہچان سکیں اور ان کی معرفت حاصل کر سکیں اور ان پر ایمان لا سکیں تاکہ نہ ہم اور نہ ہماری نسلوں میں سے کوئی نسل ان برکات سے محروم رہے جن برکات کا ذکر اللہ تعالےٰ نے سورۃ الانعام کی اس آیۃ میں کیا ہے

اللّٰھم آمین۔

وصیّت کی اہمیّت

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت

(از امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اس وقت میں پھر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کون کام کرے کہ اسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گذارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائیداد کی آمدنی پر ہے تو اس زمانہ جائیداد کی کرے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالےٰ کے حضور انہی لوگوں میں رکھا جائے گا۔ جو ایفائے عہد کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مئی سنہ)

غیر وصی احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے محبوب مغفور آقا کے اس ارشاد پر توجہ کریں اور وصیتیں کر کے نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت اپنے اموال کو ترقی اور اشاعت علم قرآن ...... کے لئے دے کر "بہشتی زندگی" پائیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

کوٹ احمدیاں میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۰ ستمبر بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں زیر صدارت مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب نے کی۔ نظم جمیل احمد صاحب نے پڑھی۔ ان کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے صحابہ کرام کے نقش قدم پر اپنی زندگیاں گزارنے کی تلقین کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے فرمائی۔

آخر میں صاحب صدر نے ان نصائح پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ ناصر احمد معلم وقف جدید کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد)

گوشوارہ وعدہ جات و وصولی چندہ تحریک جدید

گوشوارہ ہذا پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک وصولی کو سو فیصدی تک پہنچانے کا خاص اہتمام فرمایا جاوے۔ تاکہ یکم نومبر ۱۹۶۶ء کو جب نئے سال کا اعلان ہو تو آپ سال رواں کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو چکے ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمبر شمار	نام جماعت		وعدہ سال ۳۲/۲۲	وصولی فیصدی
۱	جھنگ ضلع	سرگودھا ڈویژن	۶۸۴۰۷	۹۴ فیصدی
۲	سرگودہا "		۲۶۸۷۹	۷۰ "
۳	لائلپور "		۲۴۶۳۶	۶۰ "
۴	میانوالی "		۱۳۰۰	۸۳ "
۵	لاہور "	لاہور ڈویژن	۴۷۷۲۵	۵۹ "
۶	گوجرانوالہ "		۱۷۷۰۴	۴۴ "
۷	شیخوپورہ		۱۷۹۴۲	۴۴ "
۸	سیالکوٹ		۲۲۸۵۳	۵۲ "
۹	آزاد کشمیر		۲۳۳۲	۸۷ "
۱۰	راولپنڈی ضلع		۴۱۷۸۹	۴۸ "
۱۱	جہلم	راولپنڈی ڈویژن	۷۹۴۸	۷۲ "
۱۲	گجرات		۱۶۶۱۷	۵۶ "
۱۳	کیمبل پور		۲۲۳۷	۷۳ "
۱۴	پشاور "	پشاور ڈویژن	۱۱۲۵۹	۶۷ "
۱۵	مردان "		۱۴۰۰	۷۰ "
۱۶	کوہاٹ "		۱۴۹۲	۲۷ "
۱۷	ایبٹ آباد "		۳۴۵۵	۶۴ "
۱۸	ڈیرہ اسمٰعیل خان	D.I. Khan Div	۱۶۰۹	۳۱ "
۱۹	بنوں "		۹۰۴	۵۶ "
۲۰	ملتان "	ملتان ڈویژن	۱۲۹۴۸	۷۰ "
۲۱	منٹگمری "		۱۳۸۷۳	۶۷ "
۲۲	مظفر گڑھ "		۳۰۵۵	۴۳ "
۲۳	ڈیرہ غازیخان		۱۴۰۷	۵۶ "
۲۴	کوئٹہ ڈویژن		۱۱۴۴۰	۷۳ "
۲۵	حیدرآباد "		۲۵۹۵۴	۵۸ "
۲۶	خیرپور "		۱۳۹۶۱	۵۰ "
۲۷	بہاولپور "		۸۲۶۵	۵۰ "
۲۸	کراچی		۸۰۰۱۹	۴۶ "
۲۹	مشرقی پاکستان		۲۲۱۱۵	۴۱ "

چک نمبر ۱۵ ضلع تھرپارکر میں جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۱۱/۹/۶۶ بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم ماسٹر منصور احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم وزیر محمد خاں صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے سوا گھنٹہ تک کی اور رسول کریم صلعم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے رسول اللہ صلعم کے اسوہ حسنہ کا تذکرہ فرمایا۔ اور احباب کو حضور کے نمونہ کو اپنے اندر قائم کرنے کی تلقین کی۔ گیارہ بجے رات کے قریب دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ غیر از جماعت احباب نے کثرت سے شمولیت اختیار کی۔ اور بڑی دلچسپی سے تقاریر سنیں۔ اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

(ناصر احمد شیخ معلم وقف جدید حلقہ کوٹ احمدیاں۔ ضلع حیدرآباد)

ماریشس میں تبلیغی نمائش ——— احباب سے ضروری گذارش

احمدیہ مسلم مشن ماریشس کے زیر انتظام اس سال کے آخر میں ایک تبلیغی نمائش کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ابتدائی کام یہاں شروع ہو چکا ہے۔ خدام اور لجنات مختلف امور کی سرانجام دہی میں مصروف عمل ہاں۔ اس سلسلہ میں ہمیں جماعت احمدیہ یا احمدی احباب کی طرف سے جو لٹریچر بھی شائع ہوا ہے خواہ وہ کسی زبان میں ہو کی دو دو کاپیوں کی ضرورت ہے اور جماعتی کارگزاری مساجد وغیرہ کی فوٹوز بھی درکار ہیں۔ قرآن مجید اور دوسرے دیگر زبانوں میں تراجم کے مختلف نمونوں کی بھی ضرورت ہے پاکستان اور دیگر سب ممالک کے احمدی احباب۔ عہدیداران جماعت اور مبلغین مربیان کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ہماری مدد فرمائیں اور مطلوبہ لٹریچر اور فوٹوز مندرجہ ذیل پتہ پر رجسٹری (ہوائی یا بحری) ڈاک میں جلد از جلد بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ماریشس میں تبلیغ اسلام کے کام میں مدد کر کے حصہ دار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اسماعیل منیر۔ واقف زندگی احمدیہ مسلم مشن پورٹ لوئس نمبر ۱۸ روز ہل (ماریشس))

دعائے مغفرت

میرے بھائی احمد الدین صاحب ولد چوہدری عبدالعزیز صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعمر ۶۲ سال ۲۶/۸/۶۶ کو جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت تہجد سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اذان سریلی آواز سے دیتے تھے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرماویں۔ آمین۔

(خاکسار محمد ابراہیم صدر جماعت احمدیہ عزیز پور ڈگری تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ)

طاقت صحت اور جوانی کے لئے

ہیلتھی کورس

تجربہ کے لئے ایک روپیہ۔ مکمل کورس دس روپے ۱۰/-

سٹاکسٹ: لائف میڈیکل سٹور چوک گھنٹہ گھر ملتان

تیار کردہ: پام ہومیو فارمیسی رجسٹرڈ ڈیورش نگر لاہور

احباب ہمیشہ اپنی پُراعتماد — سروس —

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

(منیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودہا

سے

سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

حکیموں کے لئے انٹرویو

ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمت ۲/- منگوائیے

ایچ پی فارمیسی دھوریہ کھاریاں۔ گجرات۔

باکمال سٹاف

لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔

(منیجر)

حیرت انگیز تبدیلی

گولبازار ریشمی مارکیٹ میں (مومن کلاتھ ہاؤس) سے ہر قسم کا سوتی ریشمی و گرم کپڑا مناسب اور بارعایت نرخوں پر خرید فرماویں اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دوکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانتداری

پروپرائیٹر خواجہ عبدالمومن بیدمحمد افضل شاہ گولبازار ربوہ

⁂ تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے

نورِ نظر — اولاد نرینہ کیلئے — کورس پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ⁂

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۰۲۸۳

میں عائشہ بانو بیگم صاحبہ زوجہ خان صاحب مولوی نور محمد احمدی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن سنگولپد۔ ڈاک خانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ؍مئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زمین کی قیمت -/۳۵۰ روپے

(۲) زیور طلائی ۱/۲ ۸ تولہ -/۸۵۰ روپے

(۳) سلائی مشین ایک عدد -/۵۰ روپے

(۴) اثاث البیت قیمت -/۱۰۰ روپے

کل میزان -/۱۳۵۰ روپے

جملہ جائداد منقولہ غیر منقولہ قیمت -/۱۳۵۰ روپے بنتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد علاوہ مندرجہ بالا جائداد کے اور جائداد اور کچھ ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ واضح ہو کہ میں اپنے خاوند سے مہر وصول کر چکی ہوں

الراقمہ:۔ عائشہ بانو بیگم

گواہ شد:۔ نور محمد احمدی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید محمد ذکریا احمدی۔ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ بھدرک۔

وصیت نمبر ۱۳۴۶۷

میں رشیدہ خاتون زوجہ مولوی سمیع اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بمبئی ڈاک خانہ خاص ضلع بمبئی صوبہ بمبئی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری آمد کوئی نہیں ہے میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور ایک طلائی لڑی قریباً پون تولہ قیمت سو روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ بھی میری جو جائداد ہوگی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الراقمہ:۔ رشیدہ خاتون موصیہ

گواہ شد:۔ مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔ شوہر موصیہ ۶/۱۰/۶۲

گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد گجراتی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔ نزیل بمبئی

وصیت نمبر ۱۳۶۶۲

میں سعیدہ بیگم زوجہ مرزا محمود احمد صاحب درویش۔ قوم مغل، پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں میری منقولہ جائداد مبلغ اٹھارہ صد روپیہ نقد ہے جو میرے بہنوئی کے پاس بطور امانت ہے اور مبلغ گیارہ صد روپیہ حق مہر میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی ۳ تولے ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً تین صد روپیہ ہے۔ میں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مجھے اس وقت بیس روپے ماہوار آمد ہو رہی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بقلم الامۃ سعیدہ شمیم موصیہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد شاہ ولد میاں اللہ بخش درویش۔ قادیان۔

گواہ شد:۔ مرزا محمود احمد درویش دلد مرزا محمد کریم بیگ شوہر موصیہ

سکنہ قادیان۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر!
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے حاصل کریں
(منیجر)

عمارتی لکڑی!
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی کیل۔ دیار۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر:۔ میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر سید حکیم صاحب ... تحریر فرماتے ہیں۔ اشتہار ... بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ اب آپ خود ہی ... تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے ... زخم خارش دھند گبہ کو نہ رکنے دیتا ہے ... ۴۴ سال کے دوران میں ... انگریز صاحب ... ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے ... سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت پانچ روپے فی تولہ ...
المشتہر: مرزا احمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال جھنگ

سلسلہ درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب کافی عرصہ سے چوٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(حمید الدین ...)

۲۔ میں چند پریشانیوں میں مبتلا ہوں احمدی احباب سے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔

خاکسارہ فضل بیگم بیوہ حکیم محمد قائم صاحب مرحوم مانی موسوا

۳۔ میری ساس جان اہلیہ ملک منظور علی صاحب شاہ ... شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

منور احمد جاوید واہ کینٹ

۴۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۲۷۰ الف کا چیسو ضلع تھرپارکر ان دنوں شدید بیمار ہیں آپ بڑے مخلص اور نیک احمدی ہیں سلسلہ کا بڑا درد رکھتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ ملک کو دس روپے

یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدا تعالیٰ ہے،

تم اُس کے سامنے ہی جھکو اور اُسی سے مدد طلب کرو!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ رنج اور مصیبت کے وقت ایک مومن کو کیا نمونہ دکھانا چاہیئے فرماتے ہیں:-

"اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ میں ایک اور مضمون بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی رنج انسان کو پہنچتا ہے تو فطرت کہتی ہے کہ میرے اندر آخر کوئی کمزوری تھی تبھی تو مجھے یہ دکھ پہنچا اگر میں طاقتور ہوتا تو یہ دُکھ کیوں پہنچتا۔ اب اس دُکھ کو کوئی طاقتور ہی دور کر سکتا ہے۔ غرض رنج ہمیشہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی بیرونی طاقت مدد کرے۔ اور جب انسانی ذہن کو فطرت اس طرف لے جاتی ہے کہ اب کوئی غیر طاقت ہی مدد کرے تو معاً اُس کا دل ادھر مائل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو اس دُکھ کو دور کرے چنانچہ اُس وقت وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا ہی ہوں اور میں اسی سے مدد مانگتا ہوں اس کے سوا اور کون ہو سکتا ہے جو میری مدد کرے۔ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے بے شک یہ بھی معنے ہیں کہ آخر ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے لیکن اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ اگر ہم نے لوٹنا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے۔ اگر ہم نے گریہ وزاری کرنی ہے تو اس کے سامنے ہی کرنی ہے پس اسلام نے یہ سبق فطرت کے تقاضا کے عین مطابق دیا ہے۔ جب کوئی رنج پہنچتا ہے تو یہ انسان کی کمزوری کی علامت ہوتی ہے اس لئے وہ اسے خود دُور نہیں کر سکتا۔ وہ طبعاً یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے دوست اور عزیز اس کی مدد کریں مگر فرمایا۔ یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدا تعالیٰ ہے تم اس کے سامنے جھکو اور اس سے مدد طلب کرو۔ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سبق پر عمل کرتے ہیں وہ ناکام و نامراد نہیں رہتے۔ ناکام و نامراد وہی ہوتا ہے جو غیر طبعی فعل کرتا ہے مثلاً رات کو ڈاکہ پڑتا ہے تو عقلمند شخص اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس جاتا ہے اور اُن سے مدد طلب کرتا ہے لیکن بیوقوف انسان دوڑ کر جنگل کی طرف چلا جاتا ہے۔ حالانکہ جنگل میں اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اسی طرح روحانی دنیا میں ایک عقلمند انسان تو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے لیکن بیوقوف یونہی ہائے اماں ہائے اماں! کہتا رہتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اماں نے کیا کرنا ہے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے پاس جانا نہیں۔ وہ اس کے پاس جاتا ہے جو کچھ نہیں کر سکتا۔ پس انسان کا فرض ہے کہ جب اسے کوئی رنج پہنچے تو وہ فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے۔ یعنی اگر مجھ پر مصیبت آگئی ہے تو بقول پنجابی بزرگوں کے "مُلّاں کی دوڑ مسیت تک" میں نے خدا تعالیٰ کی طرف جانا ہے اور اُس سے مدد طلب کرنی ہے اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی برکات سے حصہ دیتا اور اس کے مصائب کو دُور فرما دیتا ہے"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۰۱)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۲۰ ستمبر- پاک فوج کے سربراہ جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے کہ پاکستان کی فوج جارحیت کا نشان نہیں بلکہ اس کا واحد مقصد مادر وطن کی حفاظت اور سلامتی کا تحفظ ہے۔ انہوں نے یہ بات ایک "آرڈر آف دی ڈے" میں کہی ہے۔ جو کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھالنے کے بعد کل جاری کیا گیا۔ جنرل یحییٰ نے پرسوں اپنا نیا عہدہ سنبھالا تھا۔

جنرل یحییٰ خان نے فوج کی سابقہ خدمات کو شاندار خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس نے گذشتہ سال ملک کی فضائی اور بحری افواج سے مل کر دشمن کے زبردست حملے کو ناکام بنا دیا تھا اور اسے کچل دیا تھا۔

نئے کمانڈر انچیف نے کہا کہ پاک فوج کا مقصد محض ملک کا دفاع اور آزادی کا تحفظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کے ہر افسر اور جوان کو ملک کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

● نیویارک ۲۰ ستمبر- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ کشمیر کا تنازعہ حل نہ ہونے کے باعث پاکستان اور بھارت میں دوبارہ جنگ چھڑ سکتی ہے انہوں نے کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو جو سالانہ رپورٹ پیش کی ہے اس کی مزید تفصیلات اب موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق سیکرٹری جنرل نے کشمیر اور قبرص کی صورت حال پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔

سیکرٹری جنرل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اکثر اوقات کسی تنازعہ کے فریق یہ دیکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ اقوام متحدہ نے جنگ بند کرا دی ہے اور فریقین کی سرحدوں پر مبصر متعین کر دیئے گئے ہیں اور اب جنگ نہیں ہوگی۔ حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصر جنگ بندی لائن پر موجود ہیں اور ان کے باعث وہاں قیام امن میں مدد ملی ہے لیکن یہ مبصر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنگ کو نہیں روک سکتے۔ جس طرح گذشتہ سال پاکستان اور بھارت میں جنگ چھڑ گئی تھی اسی طرح ان میں دوبارہ تصادم ہو سکتا ہے۔

● نئی دہلی ۲۰ ستمبر- نیویارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق پاکستان اور بھارت کے تعلقات خوش گوار صورت اختیار کر رہے ہیں۔ اس امر کا اظہار بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کی پریس کانفرنس میں ہوا ہے جس کے دوران انہوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ کے ساتھ لندن میں اپنی ملاقات کا نہایت گرمجوشی سے ذکر کیا سردار سورن سنگھ نے بتایا کہ وہ محض نجی قسم کی ملاقات تھی تاہم دونوں وزرائے خارجہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر دوبارہ ملاقات کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں انہوں نے بتایا کہ اس ملاقات کے دوران ان تمام مسائل کے بارے میں بات چیت کی جائے گی جن سے دونوں ہمسایہ ملکوں کے تعلقات متاثر ہو گئے ہیں۔ اور ان مسائل میں مسئلہ کشمیر بھی شامل ہے سردار سورن سنگھ نے کہا کہ ہم نے مسئلہ کشمیر پر بات چیت سے کبھی انکار نہیں کیا۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ بات چیت غیر مشروط ہونی چاہیئے۔ واضح رہے کہ ماضی میں بھارت مسئلہ کشمیر پر بات چیت کرنے کے لئے پاکستان کی پیش کش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیتا رہا ہے کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے اس سخت رویہ کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر نہ ہو سکے

● راولپنڈی ۲۰ ستمبر- پاکستان اور بھارت کے درمیان متنازعہ امور پر بات چیت کے لئے بھارت کا ایک مراسلہ حکومت پاکستان کو موصول ہوا ہے جو اس وقت زیر غور ہے اس کے جواب کو آخری شکل دی جا رہی ہے اور یہ دو تین دن میں بھارت کو بھیج دیا جائے گا۔ باور کیا جاتا ہے کہ بامقصد بات چیت کے لئے متنازعہ امور کی وضاحت کے سلسلے میں بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث دونوں ملکوں کے نمائندوں کی کانفرنس بلانے کے سوال پر تعطل بدستور موجود ہے اور بھارت کے تازہ مراسلے سے اس کانفرنس کے انعقاد کے امکانات روشن نہیں ہوئے۔

● نیویارک ۲۰ ستمبر- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان اس سال کے آخر تک اقوام متحدہ کا جنرل سیکرٹری رہنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر رسک سے دو گھنٹے کی ملاقات کے بعد اعلان کیا ہے کہ وہ اس فیصلے پر بدستور قائم ہیں کہ سیکرٹری جنرل کے لئے آئندہ انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے تاہم وہ اس سال کے آخر تک سیکرٹری جنرل کے فرائض انجام دینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔